

تم ان کی وفاداری کے متعلق بڑی تقریریں کرتے تھے اور ہم دانستہ کچھ عرض کرنے سے باز رہتے تھے۔ پھر غیروں کی حقیقت کھلی تو ان سے تعلقات ختم ہوئے۔ محبوب کو اپنے پہلے دعووں پر اتنی شرمندگی ہوئی کہ عاشق سے بھی ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ عاشق منانا ہے! ”یقین رکھو، میں کوئی بات تمہارے خلاف نہیں کہوں گا لیکن شرمندگی کے باعث مجھے دیدار سے محروم نہ رکھو۔“

## ۱۱۔ شریکِ غالب

سیہ کلیم ہوں، لازم ہے، میرا نام نہ لے  
 جہاں میں جو کوئی فتح و ظفر کا طالب ہے  
 ہوا نہ غلبہ میسر کبھی کسی پہ مجھے  
 کہ جو شریک ہو میرا، ”شریکِ غالب“ ہے

۱۔ لغات : سیہ کلیم : ”بہارِ عجم“ میں بتایا گیا ہے کہ سیہ کلیم کو معنی سیہ روزگار ہیں، یعنی بد نصیب، سیہ بخت۔  
 شرح : میں سیہ روزگار اور سیہ بخت ہوں۔ دنیا میں جو کوئی فتح پانے اور مراد مند ہونے کا خواہاں ہے، اس کے لیے لازم ہے کہ میرا نام زبان پر نہ لائے۔

۲۔ تشریح : مجھے کبھی کسی پر غلبہ نصیب نہ ہوا۔ جو بھی میرا شریک اور ساتھی بنا، وہ شریکِ غالب بن گیا۔

”شریکِ غالب“ کے دو معنی ہیں، اول شخصِ غالب کا شریک، دوم وہ، ساتھی، جو حصہ دار بن کر غلبہ پالے اور دوسرے حصہ دار کو کچھ نہ لینے دے۔